

## 6228-کیا وہ اپنی عیسائی یوی سے اولاد پیدا نہ ہونے دے

سوال

میں نے ہندو مذہب چھوڑ کر اسلام اختیار کیا ہے اور ایک عیسائی عورت سے شادی شدہ ہوں میرا سوال یہ ہے کہ :

کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس عیسائی عورت سے بچے پیدا نہ ہونے دوں، اور خاص کر جبکہ ہمارے درمیان یہ معاہدہ بھی طے نہیں پایا کہ ہم اولاد کو اسلامی طور طریقے پر پرورش کریں گے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اول :

سب سے پہلے تو ہم سائل کو اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے آپ کو دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ کو دین اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کو موت بھی دین اسلام پر ہی آئے۔

دوم :

ہم سائل کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ وہ اپنی عیسائی یوی سے بچے پیدا نہ ہونے دے، اس کے دو سبب ہیں :

1- پہلا سبب یہ ہے کہ :

شرعی طور پر کثرت نسل مطلوب ہے، اس کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(شادی ایسی عورت سے کرو جو زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جتنے والی ہو، اس لیے کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا) سنن ابو داود حدیث نمبر (1754) سنن نسائی حدیث نمبر (3175) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آداب الزفاف میں اسے صحیح قرار دیا ہے ویکھیں آداب الزفاف ص (132)۔

2- یوی کا کفر پر ہی باقی رہنا ایک ظنی معاملہ ہے قطعی نہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر بھی انعام کرتا ہو اسے بھی اسلام داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح کہ اس کے خاوند پر دخول اسلام کا انعام کیا ہے، اور پھر یوی کے مسلمان ہونے کے بعد انہیں نہامت کا سامنا کرے کہ ہم نے اولاد کے بغیر ہی زندگی بسر کر دی جس کی تربیت ہم دین اسلام اور اخلاق پر کرتے۔

تو اس بنا پر ہم سائل کو یہ نصیحت کریں گے کہ وہ بچے پیدا کرنے سے نہ رکے، بلکہ وہ اپنی یوی کے ساتھ بھی یہ کوشش جاری رکھے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

= اور اگر اللہ تعالیٰ آپ پر اولاد کا انعام کرے تو آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ آپ اس کی تربیت دین اسلام پر کریں اور شروع سے ہی انہیں اسلامی اخلاقیات کی تربیت دین، اللہ تعالیٰ نے آپ کی کافرہ یہوی کا کوئی دخل نہیں۔

اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

۔(اے ایمان والو! اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا یہندھن لوگ اور ہتھر ہیں)۔ التحریم (6)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور اسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا۔۔۔ اور آدمی اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں جواب دینا ہوگا) صحیح بخاری حدیث نمبر (844) صحیح مسلم حدیث نمبر (3408)۔

واللہ اعلم۔